© rasailojaraid.com

مسلمانوں کا فن کتاب سازی و کتاب داری

احمد خان ایم۔اے ادارہ تحقیقات اسلامیہ اسلام آباد

کتاب سے دلچسپی، اس کی کتابت، کتاب کیلئے کونسا مواد استعمال کیا جائے، اس کی تصحیح، اس کے لئے خط کا چناؤ، فصلوں میں تقسیم، کتابت کی تاریخ کا تحریر کرنا (COLOPHUN)، کتابیں جمع کرنا، مستعار لینا دینا اس کے مطالعے کے آداب اور کتابوں کی خرید و فروخت کے سلسلے میں جو کچھ کام کیا گیا ہے کتاب سازی (BOOK PRODUCTION) کہلاتا ہے۔ علاوہ بریں کتابوں کو افادہ عام کے لئے مہیا کرنے انہیں طالبانِ علم و دانش تک پہنچانے، کتب خانوں میں مرتب کرنے اور رکھنے کے انداز سے متعلق امور کتاب داری کہلاتے ہیں۔ ان دونوں فنون میں مسلمانوں نے جو کام کیا ہے اس سے متعلق معلومات، اسلامی ادب میں بکھری ہوئی ہیں، مگر ان تمام معلومات کی جامع تصنیف تذکرۃ السامع والمتکلم فی آداب العالم والمتعلم، ہے۔ (۱) یہ کتاب اگرچہ آٹھویں صدی ہجری میں تالیف ہوئی مگر اس کے مصنف نے متقدمین کی اس فن سے متعلق تقریباً تمام معلومات جمع کر دی ہیں۔ اس کتاب پر مبنی یہ معلومات اختصار کے ساتھ پیش

۱ے مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۵۳ھ، اس کے مصنف بدر الدین محمد بن ابراہیم بن سعد اللہ بن جماعت اپنے عہد کے بہت بڑے عالم تھے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس فن میں ان کی یہ بہت عمدہ کتاب ہے اس کے یہ ابواب ہیں۔ ۱۔ فضل العلم واہلہ وشرف العالم ولتعلمہ ۔ ۲۔ فی ادب العالم فی نفسہ ومراعاۃ طالبہ ودرسہ۔ ۳۔ فی ادب المتعلم فی نفسہ ومع شیخہ ورفقتہ ودرسہ۔ ۴۔ فی مصاحبۃ الکتب وما یتعلق بہا من الادب۔ ۵۔ فی ادب سکنی المدارس للمنتہی والطالب۔ اس کا چوتھا باب ہمارے متعلق ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ی جا رہی ہیں ۲؎

کتاب، علم کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے طالب علم کیلئے ضروری ہے کہ جس کتاب کی ضرورت ہو اسے ہر ممکن صورت میں حاصل کرے، چاہے مستعار لے یا اسے کہیں سے خرید لے۔ اگر یہ دونوں صورتیں محال ہوں تو خود اپنے ہاتھ سے نقل کرے۔ نقل کرتے وقت زیادہ اس کتاب کی صحت کا خیال رکھا کرتے۔ اس میں تحسین خط کی چنداں ضرورت محسوس نہ کی جاتی۔ اور اگر کسی صاحب کا خط اچھا ہوتا اور وہ تیز بھی لکھتا تو یہ امر اس کیلئے خوبی اور قابل تحسین عمل گردانا جاتا۔ لکھنے والے اس بات کا بھی ضرور خیال رکھتے کہ کاغذ زیادہ خرچ نہ ہو۔ اس لئے وہ تحریر کرتے وقت چھوٹے حروف لکھتے، مگر اس قدر کہ پڑھا جا سکے ــــــ۔

کتاب کو افادۂ عام کیلئے عاریتہً دینے کے بارے میں ایک ضابطۂ اخلاق بنا ہوا تھا کہ مستعار لینے والے اور دینے والے دونوں کو کتاب کے لینے دینے میں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچنا چاہیئے۔ کتاب صرف حاجت کی صورت میں مستعار لینی چاہیئے۔ یہ خیال رہے کہ مستعار لینے والا مستعار دینے والے کا شکریہ بھی ادا کرے۔ بغیر ضرورت کتاب کو اپنے ہاں بند نہ رکھا جائے۔ جب ضرورت پوری ہو جائے کتاب کو فوراً لوٹا دیا جائے ــــــ مستعار لی ہوئی کتاب میں اگر کسی قسم کی غلطی یا سقم ہو تو بغیر مالک کی اجازت کے اس میں درستی نہ کی جائے۔ کتاب کے حاشیے پر، ابتداء یا آخر میں کسی قسم کی عبارت نہ بڑھائی جائے۔

اگر کتاب وقف ہے تو اس کی نقلیں کی جا سکتی ہیں۔ مگر خاص احتیاط برتی جائے، خیال رہے کہ اصل نسخے میں اصلاح و تصحیح نہ کی جائے۔ اگر اس قسم کی ضرورت محسوس ہو تو وقف کے مہتمم سے اجازت حاصل کی جائے نقل کرتے وقت اس کتاب کو روشنائی سے دور رکھا جائے تاکہ اس پر سیاہی نہ گر پڑے۔ ایک شاعر نے اسی ضمن میں کہا ہے ؎

ایہا المستعیر منی کتابا   ارض لی فیہ ما لنفسہ ترضی

(مجھ سے کتاب مستعار لینے والے اس کو اسی طرح رکھو جس طرح تو اپنے لئے چاہتا ہے)

کتاب کا مطالعہ کرتے وقت جن امور کا خیال رکھنا چاہیئے، ان کے بارے میں ابن   نے بھی تفصیل سے لکھا ہے۔ کتاب کو پڑھتے وقت اسے زمین پر کھلا نہ رکھا جائے، بلکہ اس کو سہارا

۲؎ اس اختصار سے ہرگز یہ مطلب نہیں نکلتا کہ مسلمانوں کے ہاں اس فن میں بھی کچھ کام ہوا ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ کام ہو چکا ہے۔ جو مختلف تالیفات میں بکھرا پڑا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دینے کیلئے دونوں طرف کتابیں یا رحل استعمال کریں ۔ زمین پر یونہی نہ رکھ دیں ورنہ اس میں نمی و تمازت کا اثر ہو جائے گا جس سے کتاب کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے ۔ جب کتاب کو کسی جگہ رکھیں تو اس کی جلد کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے بچایا جائے ۔

مقریزی نے ایک صاحب کی روایت سے ایک کتب خانے میں کتابیں رکھنے کا انداز اور انکی ترتیب کے بارے بتایا ہے جس سے ازمنہ وسطیٰ میں مسلمانوں کے کتب خانوں میں تنظیم کے بارے میں کافی روشنی پڑتی ہے ۔ وہ لکھتے ہیں : کہ ایک ہسپتال کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا ۔ اس کتب خانے کے مختلف کمروں میں کئی الماریاں تھیں ان الماریوں کے مابین حاجز (PARTITION) تھے ۔ ہر حاجز پر ایک مقفل دروازہ لگا ہوا تھا ۔ ان الماریوں میں ایک لاکھ سے زیادہ کتابیں تھیں ۔ جو کئی مکتب فکر کے فقہ ، نحو ، لغت ، حدیث ، تاریخ ، سیر الملوک ، علم ہیئت ، روحانیت اور کیمیا پر مشتمل تھیں ۔ ہر حاجز کے دروازے پر ایک ورق لٹکا ہوا ہوتا تھا جس پر الماریوں میں کتابوں کی تفصیل درج ہوتی تھی[۲]

ادب کا یہ تقاضا ہے کہ کتابیں ، علوم ، ان کے مشرف اور ان کے مصنفین اور ان کے علو مرتبت کے اعتبار سے رکھی جائیں ۔ سب سے زیادہ مقدس و مکرم کتاب سب سے اونچی جگہ پر رکھی جائے اس کے بعد تدریجاً نیچے رکھی جائیں ۔ سب سے اونچی جگہ پر قرآن کریم ہو ، جو صاف ہونے کے علاوہ پاک بھی ہو ۔ اور وہ مقام بیٹھنے کی جگہ کے قریب بھی ہو ۔ اس کے بعد یہ ترتیب ہو : کتب حدیث ، تفسیر ، تفسیر حدیث اصول دین ، اصول فقہ ، فقہ (تمام مکاتب فکر کا) نحو عربی ، صرف ، اشعار عرب اور آخر میں عروض ۔ اس ترتیب سے اس امر کا بھی علم ہوتا ہے کہ تب مسلمان کتب خانے میں کتابیں کن کن مضامین میں تقسیم کر کے رکھا کرتے تھے ۔ اور پھر انہیں کس ترتیب سے الماریوں میں رکھا جاتا تھا ۔ اس کے بعد ابن جماعۃ کتابوں کی ایک الماری کی ترتیب پر روشنی ڈالتے ہوئے بتاتے ہیں :

" الماری میں پہلا درجہ اس کتاب کو حاصل ہو گا جس میں قرآن یا حدیث کو زیادہ زیر بحث لایا گیا ہو ۔ اور اگر اس امر میں بھی برابر ہوں تو پھر مصنف کے علو و جلالت کے اعتبار سے ۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو کتابت میں قدیم تر کتاب پہلے رکھی جائے گی ۔ اور ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھا جائے گا ۔ کہ کونسی کتاب قارئین اور طالبان علم کے زیر مطالعہ زیادہ رہتی ہے ۔ اور اگر اس معاملے میں بھی برابر ہوں تو پہلا درجہ اس کتاب کو حاصل

---

[۲] یہ تفصیل ابن جماعۃ کی مذکورہ کتاب کے صفحہ ۱۷۱ پر حاشیے میں مندرج ہے ۔ ویسے اسے مقریزی کی کتاب الخطط (مطبوعہ مصر) جلد ۱ صفحہ ۴۰۹ پر بھی دیکھا جا سکتا ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
ہوگا۔ جو صحت کے اعتبار سے دونوں میں عمدہ ہوتے۔

اس بیان سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آج کل کے نظام و ترتیب کی نسبت کسی کتاب کو الماری میں مرتب کرنے کی طرف دھیان دیتے ہوئے کس قدر باریکیوں کا خیال رکھا جاتا تھا۔ آج کل کتاب کو الماری میں لگاتے ہوئے تو صرف ایک بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ مصنفین کے نام کے حروف تہجی کے اعتبار سے جو نمبر آتا ہے، اسی جگہ کتاب کو رکھا جاتا ہے۔ مگر اس وقت بیک وقت چار امور کو پیش نظر رکھا جاتا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تب کتاب کی الماری (STACK) میں ترتیب اور رکھاؤ میں جس قدر توجہ اور اہمیت دی جاتی تھی۔ آج اس کا صرف چوتھا ہے۔ اس امر سے ہمیں سروکار نہیں کہ وہ ترتیب کافی پیچیدہ ہوتی تھی۔ جسے سمجھنے کیلئے ایک عالم درکار تھا۔ بہرحال جتنا کوئی کام پیچیدہ ہوتا ہے۔ اتنا ہی وہ سمجھنے والے کے ذہن کی بلندی پر دلالت کرتا ہے۔

کتاب کو الماری میں رکھنے کے بعد اس پر رکھنے کی جگہ اور دیگر نشانات از قسم مضمون و مصنف (جو آج کل پشتے (Spine) پر لگائے جاتے ہیں۔ تاکہ کتاب کو تلاش کرنے میں اور واپس رکھنے میں سہولت رہے) لگانے کی یہ تفصیل دی گئی ہے: کتاب کے آخری صفحات کے نیچے کے حصے میں کتاب کا عنوان تحریر کیا جائے۔ اس عنوان کے الفاظ کے ابتدائی حروف لیکر ابتدا میں کور (COVER) پر لکھے جائیں اس عمل کا یہ فائدہ ہوگا، کہ کتاب کے پہچاننے اور اسے الماری سے نکالنے میں نہایت درجہ سہولت رہے گی۔ جب کتاب نیچے یا کسی لکڑی کی چوکی پر رکھی جائے تو وہ کور ابتداء میں ہوگا۔ اور کتاب کا ابتدائی حصہ اوپر رہے گا۔ غلاف کا دائیں جانب بڑھا ہوا حصہ زیادہ لمبا نہ ہو، تاکہ جلدی ٹوٹ نہ جائے۔ اس طرح بڑی تقطیع کی کتاب چھوٹی تقطیع کی کتاب پر نہ رکھی جائے۔ کتاب میں کاغذ وغیرہ بھی نہ رکھے جائیں اور نہ ہی کتاب کو تکیے، پنکھے یا دیگر کسی سہارے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اس کے صفحات کے کونے بھی نہ موڑے جائیں۔

کتاب مستعار لینے کے بارے میں بتاتے ہیں کہ: جب کوئی شخص کتاب مستعار لے تو اچھی طرح دیکھ بھال کرے کہ وہ صحیح اور درست حالت میں ہے۔ اسی طرح جب خریدے تو اس کی ابتداء، آخر، وسط اور اس کے اجزاء اور اوراق کو اچھی طرح دیکھ لے۔

کسی کتاب کو نقل کرنے کے آداب پر روشنی ڈالتے ہیں: سب سے پہلے بسم اللہ تحریر کریں پھر رسولؐ پر درود اور یہ درود و سلام خاتمہ کتاب پر بھی ہوں۔ کس طرح کا کاغذ استعمال کیا جائے، قلم کیسا ہو، اس کے بنانے کا طریقہ کیا ہو۔ روشنائی کونسی استعمال کریں۔ دیرپا رہنے والی روشنائی کیسے تیار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی جاتی ہے۔ باریک لکھیں یا جلی قلم سے۔ کہاں سرخ روشنائی استعمال کریں اور کہاں سیاہ۔ کتاب کی صحت کے کیا قواعد ہیں۔ اسماء کو اشکال کیساتھ کس طرح منضبط کریں۔ انجام کی کیا کیا صورتیں ہوں۔ حواشی پر کیا لکھا جائے، وغیرہ وغیرہ تمام امور پر ابن جماعۃ نے روشنی ڈالی ہے۔ الغرض مسلمانوں کی کتاب سازی و کتابداری پر مصنف موصوف نے بہت اچھی تفصیل دی ہے۔ جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے واحد کتاب ہے۔

اس کتاب کے مطالعے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں یہ فن بہت ترقی یافتہ شکل میں موجود تھا اور یہ کہ وہ نہ صرف اس میدان میں آگے تھے۔ بلکہ جدید ترین وسائل سے بھی کام لے رہے تھے۔

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار ہے

ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں

جنہوں نے

پستول مارکہ آٹا

استعمال کر کے ہماری حوصلہ افزائی کی ہے۔

ہمیشہ پستول مارکہ آٹا استعمال کریں جسے آپ بہتر پائیں گے

★

نوشہرہ فلور ملز۔ جی ٹی روڈ۔ نوشہرہ

پی۔ سی۔ ٹی

مارکہ

پرزہ جات سائیکل

پاکستان میں سب سے اعلیٰ اور معیاری

بٹ سائیکل سٹور نیلا گنبد۔ لاہور

فون نمبر 65309

© rasailojaraid.com